جلد ۳۵ | یکم ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۸ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | یکم فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بہت افاقہ ہے۔ البتہ نقاہت زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج صبح مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام کتاب "ہمارا خدا" کا امتحان ہوا۔

رام اور خُدا

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت پرتاپ نے لکھا ہے کہ "گاندھی جی نے کہا تھا۔ کہ رام اور خدا ایک ہی ذات کے نام ہیں۔ مسلم معاصر "زمزم" نے لکھا ہے کہ اگر یہ صحیح ہے تو ہم کو اس سے کوئی اختلاف نہیں۔ جو بھی اچھے اچھے نام ہیں سب اللہ کے لئے ہیں . . . .

رہی یہ بات کہ رام خدا کا صفاتی نام ہے۔ جیسا کہ پرتاپ نے لکھا ہے "تو یہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ صفاتی ناموں کا اطلاق اسلام میں بھی دوسروں پر ہوا ہے۔ مثلاً خدا کے لئے رؤف (بے انتہا مہربان) اور رحیم (بے انتہا رحم کرنے والا) دو نام آئے ہیں مگر ان ہی دو ناموں سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی پکارا گیا ہے۔ البتہ ہم اس سلسلے میں ضرور کہیں گے۔ کہ لفظ اللہ کا قائمقام دنیا میں کوئی لفظ نہیں۔ کیونکہ اس کے معنے ہیں وہ ذات جو تمام کمالات اور تمام خوبیوں کی جامع ہو۔ لفظ خدا بھی جمع ہے حالانکہ خدا اکیلا ہے۔ اسی طرح سنسکرت میں لفظ اوم ہے۔ جس کی جمع ویدوں کی قدیم ڈکشنری نرکت میں اوماسہ لکھی ہے۔ پس رام کو خدا یا رحیم کے معنوں میں لیا جا سکتا ہے۔ لفظ اللہ کے معنوں میں نہیں لیا جاسکتا۔

کیونکہ یہ صفاتی نام نہیں۔ اور نہ اس کا اطلاق کسی مخلوق پر جائز ہے"۔ معاصر زمزم کی اطلاع کے لئے لکھدوں۔ کہ جہاں ویدک دھرم میں پرماتما کے کئی صفاتی نام ہیں۔ وہاں اس کا ذاتی نام بھی ایک ہے۔ اور وہ ہے اوم۔ ہماری تاریخ میں انسانوں کے ایسے نام تو آتے ہیں۔ جو پرماتما کے صفاتی نام ہیں۔ لیکن اوم کا اطلاق کسی پر نہیں ہوا"۔

معاصر "پرتاپ" نے معاصر "زمزم" کی اس توضیح کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کہ ویدوں کی قدیم ڈکشنری نرکت میں اوم کی جمع اوماسہ آئی ہے۔ کیونکہ اس طرح تو لفظ اوم بھی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہی بنے گا نہ کہ ذاتی نام جیسا کہ زمزم نے خدا کے متعلق لکھا ہے۔ خدا فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنے مالک کے ہیں۔ بندوں کے لئے مفرد کبھی استعمال نہیں ہوا۔ ہاں مرکب کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وہ خدا۔ ناخدا وغیرہ اور دیوتا کے معنے میں لفظ خداوند زیادہ مروج ہے۔

اگرچہ خدا بھی جمع کی صورت میں استعمال ہوتا ہے اس لئے اگر اوم کی جگہ اوماسہ درست ہے۔ تو اوم بھی اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام نہیں بلکہ صفاتی ہے۔ سنسکرت میں خدا کے مقابلہ میں ایشور کا لفظ ہے۔ اور دوسرے دیوتاؤں کے امتیاز کے لئے اللہ تعالیٰ کو پرمیشور کہا جاتا ہے۔ لیکن گاندھی جی پر جو اعتراض ہم کو ہے۔ وہ یہ نہیں کہ اس نے فارسی "خدا" یا عربی "رحیم" کی جگہ سنسکرت کا "رام" کیوں استعمال کیا۔ یہ تو کوئی اعتراض والی بات نہیں۔ اعتراض تو اس بات پر ہے کہ رام اول ایک انسان کا نام تھا جس کو اسی طرح خدا بنا لیا گیا۔ جس طرح ہندوؤں نے کرشن کو بھی اور عیسائیوں نے مسیح کو یا یہودیوں نے عزیز کو ابن اللہ بنا لیا۔ اس لئے رام خدا تعالیٰ کا صفاتی نام نہیں۔ بلکہ یہ ایک انسان کا نام ہے۔ جو پچھلے زمانہ میں ہندوستان میں پیدا ہوا۔ جسکو ہم خدا کا ولی یا خدا کا رسول تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر خدا نہیں کہہ سکتے۔ "نوائے وقت" نے اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور ہم بھی الفضل میں اسے پہلے کسی گزشتہ لیڈر میں اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اس لئے معاصر زمزم کا پرتاپ سے یا گاندھی جی سے متفق ہونا بحیثیت مسلمان ہونے کے جائز نہیں۔ رام ہرگز اس طرح صفاتی نام نہیں۔ جس طرح رحیم صفاتی نام ہے۔ اس لئے معاصر زمزم کو سخت مغالطہ لگا ہے۔ رام کو اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام سمجھنا اسی طرح ناجائز ہے۔ جس طرح یسوع مسیح کو اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام سمجھا جائے۔ گاندھی جی تو شری رام کے نام کی دھن ہی گاتے ہونگے۔ مگر عام ہندو رام کے ساتھ سیتا جی بھی پکارتے ہیں۔ اور سلام کی جگہ "جے رام سیتا" کہتے ہیں۔

ہندوؤں کے خیال میں پرمیشور انسان کی صورت میں حلول کر سکتا ہے۔ اسکو پرمیشور کا اوتار لینا کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے کئی جنم لئے ہیں۔ رام جی اور کرشن جی انہی پرمیشور کے اوتار لینے والوں میں سے سمجھے جاتے ہیں۔ اور جس وقت کوئی ہندو رام یا رام سیتا پکارتا ہے۔ تو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

قادیان ۳۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں پھر احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے فوراً اپنے وعدے بھجوا دیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ وعدہ کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۱۰ فروری بالکل قریب آ گئی ہے۔ لیکن ابھی تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ اور نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے بھیجنے چاہئیں۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان

قانون شکنی اور سٹرائیک کے متعلق جماعت احمدیہ کا واضح مسلک

قادیان ۳۰ ماہ صلح آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر ایک تقریر فرمائی جس میں احباب کو اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

مقامی احباب کو ایک نصیحت

فرمایا:۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسے چور بھی قادیان میں آگئے ہیں جو عادی مجرموں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قریب کے عرصہ میں ایک ہی نوعیت کی تین چار شکایتیں سننے میں آئی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو ہشیار اور محتاط ہو جانا چاہیئے۔ کچھ عرصہ ہوا مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ ایک عورت ایک دکاندار کے پاس گئی۔ اور میری بیوی ام وسیم احمد کا نام لے کر کہنے لگی کہ انہوں نے فلاں فلاں چیزیں مانگی ہیں۔ دکاندار نے وہ چیزیں اسے دے دیں بعد میں پتہ لگا کہ ہمارے ہاں سے کوئی چیز نہیں منگوائی گئی تھی۔ اسی طرح کا ایک واقعہ پرسوں ہوا ہے کہ ایک عورت نے ایک سنار کو میری بیوی ام متین کا نام لیکر کہا کہ انہوں نے اپنی ایک ملازمہ کی شادی کے لئے زیور منگے ہیں۔ سنار نے دو سو روپیہ کی مالیت کے زیور اسے دیدیئے۔ لیکن وہ خود احتیاطاً اس کے پیچھے آگیا۔ وہ عورت ہماری ڈیوڑھی میں داخل ہو گئی۔ جب کافی عرصہ تک واپس نہ آئی۔ تو دریافت کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ ہمارے ہاں سے کوئی زیور نہیں مانگا گیا تھا۔ اور دراصل اس سے دھوکہ کیا گیا ہے۔ ہمارے مکان کی کئی ڈیوڑھیاں ہیں۔ وہ عورت ایک ڈیوڑھی سے داخل ہو کر دوسری ڈیوڑھی سے نکل گئی۔

ان واقعات کی بناء پر میں دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ ہشیار رہا کریں۔ انہیں کسی کے نام سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ خواہ کوئی ان کے پاس آکر میرا نام لے یا حضرت ام المومنین کا نام لے یا ناظروں میں سے کسی کا نام لے انہیں بہرحال ہشیار رہنا چاہیئے۔ اور جب تک ذاتی طور پر اسے نہ جانتے ہوں۔ یا خود جا کر اس بات کی تصدیق نہ کر لی ہو اس وقت تک اس پر قطعاً اعتماد نہ کیا کریں۔ بلکہ اگر کوئی رقعہ بھی لائے تو بھی اس پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے سوائے ایسی صورت کے جبکہ تم رقعہ لکھنے والے کی تحریر کو خوب اچھی طرح پہچانتے ہو۔ جو شخص احتیاط نہیں کرتا اور اپنی بے وقوفی سے کوئی نقصان اٹھاتا ہے اس پر رحم نہیں آیا کرتا بلکہ لوگ اس پر ہنسا کرتے ہیں۔ مجھے تو خصوصیت سے بے وقوفی بہت ہی بری لگا کرتی ہے۔ میں یہ ہرگز نہیں مان سکتا کہ مومن بے وقوف ہوتا ہے۔ مومن تو بہت ہی زیرک اور ہوشیار ہوتا ہے۔

قانون شکنی اور سٹرائیک کے متعلق اسلامی تعلیم

ایک اور بات کی طرف بھی میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آجکل مختلف قسم کی سٹرائیکیں اور ایجی ٹیشنیں ملک میں ہو رہی ہیں مثلاً ان دنوں مسلم لیگ نے ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ یہ چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق جماعت کا رویہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ پہلے دن سے ہی ہم نے اس سلسلے میں خاص لائن اختیار کر رکھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے نزدیک ملک کے نظم و نسق کے متعلق حکومت کی کسی پابندی کو کبھی بھی توڑنا نہیں چاہیئے۔ خواہ وہ ظالمانہ ہی کیوں نہ ہو۔ ہمارے نزدیک اللہ تعالےٰ نے ایسے ذرائع پیدا کئے ہوئے ہیں جن سے ہم بغیر قانون شکنی کرنے کے اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ جب کانگریس نے ایجی ٹیشن اور سٹرائک وغیرہ شروع کی تو ہم نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی۔ اور انہیں کہا کہ آخر ایک دن تم پچھتاؤ گے۔ اس وقت تک تو انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ لیکن اب جب کہ خود کانگرس کی حکومت میں سٹرائکیں ہوتی ہیں تو انہیں اس کی مضرت کا احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ اب خود کانگرسی کہہ رہے ہیں کہ یہ ملکی حکومت ہے اس میں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے اس معاملہ میں اسلام اور قرآن مجید کی تعلیم بیان فرمائی ہے۔ خود میں نے متواتر اور مسلسل اس مسئلہ کو خوب کھول کر بیان کیا ہے۔ ابھی قریب ترین زمانہ میں دوبارہ الفضل میں بھی یہ مسئلہ شائع ہو چکا ہے لیکن مجھے تعجب آتا ہے کہ پھر بھی بعض دوست اسے نہیں سمجھتے۔ اور جب بھی کوئی نئی سٹرائیک یا ایجی ٹیشن شروع ہوتی ہے بعض دوست مجھے خط لکھنے لگ جاتے ہیں کہ اس معاملہ میں ہماری راہنمائی کی جائے۔ حالانکہ ہمارے لئے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے کہ میں اب راہنمائی کروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری راہنمائی کر دی ہے۔ بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن مجید نے ہماری راہنمائی کر دی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پاس سے تو کوئی مسئلہ بیان نہیں کیا۔ انہوں نے تو صرف قرآن مجید کی تعلیم ہی کو ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ دوستوں کے اس قسم کے خطوط سے میں دو ہی نتیجے نکال سکتا ہوں۔ یا تو یہ کہ دوست سلسلے کا لٹریچر غور سے نہیں پڑھتے۔ اور یا یہ کہ ان پر خود غرضی غالب آجاتی ہے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ دوسروں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں ہے حالانکہ جو مسئلہ بھی ہو وہ سب کے لئے برابر ہوتا ہے۔ اس کے بغیر قومی تنظیم قائم نہیں ہو سکتی۔ ایک مامور جب خدا کے ارشاد کے ماتحت ایک اصولی فتویٰ دیدے۔ تو دوسرے تو الگ رہے۔ خود وہ مامور بھی اسے نہیں بدل سکتا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا بھی اسے نہیں بدلتا۔ کیونکہ جب اس نے خود لوگوں کے فائدے کے لئے ایک قانون بنایا تو ایک حکیم ہستی کی شان سے بعید ہے کہ وہ خود ہی اسے بدل دے پس خدا کی بات تو خدا بھی نہیں بدلتا۔ سوائے اس صورت کے کہ شریعت منسوخ ہو جائے۔ یا کسی طبعی معذوری یا مجبوری کی وجہ سے وہ مسئلہ ملتوی ہو جائے۔ جب قانون شکنی وغیرہ کے متعلق خدا کے مامور نے خدا کے ارشاد کے ماتحت ہمیں ایک دفعہ اصولی طور پر ایک مسئلہ بتا دیا تو اب مجھ سے اس کے جائز یا ناجائز ہونے کے متعلق پوچھنا میرے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے کوئی قرآن مجید کی کسی آیت کو بدلنے کی مجھ سے اجازت مانگے۔ حالانکہ خدا کی شریعت بدل نہیں سکتی۔ سب بندے اس کے تابع ہیں۔ اور کسی کی طاقت نہیں کہ اسے بدل سکے۔

مرتبہ خورشید احمد

اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ کو روانگی!

احباب کو یہ بات معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ مکرم نذیر احمد صاحب مخدوم بی۔ ایس سی اگریکلچر مورخہ ۲۶ جنوری کو بمبئی سے بذریعہ جہاز فروٹ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کیلیفورنیا روانہ ہوئے۔ آپ قریباً عرصہ بیس سال سے پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ زراعت میں کام کر رہے تھے۔ اور اب گورنمنٹ سے خاص وظیفہ لے کر دو سال کے لئے مزید ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ پچھلے سال سے جب آپ کو وظیفہ ملا تھا۔ اس وقت سے لے کر قریباً آٹھ ماہ تک گورنمنٹ کسی امریکن یونیورسٹی میں آپ کا داخلہ کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔ اور مکرم مخدوم صاحب مایوس ہو کر امریکہ جانے کا خیال قریباً قریباً ترک کر چکے تھے ان حالات میں آپ نے ہماری امداد طلب کی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے پچھلے چھ ماہ کی کوشش کے بعد فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان کی طرف سے آپ کا داخلہ کیلیفورنیا یونیورسٹی (جو فروٹ کی تعلیم کے لئے مشہور ہے) میں کامیابی کے ساتھ ہو گیا۔ آپ کو ۲۶ جنوری کو فوری طور پر روانہ ہونا پڑا۔ حتیٰ کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگان سلسلہ سے ملاقات کے لئے بھی آپ دارالامان تشریف نہ لا سکے۔ احباب احمدی نوجوان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الاحد عفی عنہٗ

مولوی محمد علی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کی کشتی میں سوار ہو گئے

غیر مبایعین کے لئے لمحہ فکریہ

(۱)

ہم جب غیر مبایع بھائیوں سے کہتے ہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ان عقائد اور اپنے اس مسلک کو تبدیل کر لیا ہے۔ جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں رکھتے تھے۔ تو غیر مبایعین کہتے ہیں کہ آپ لوگ خواہ مخواہ جناب مولوی صاحب پر الزام لگاتے ہیں۔ مولوی صاحب تو آج بھی وہی عقائد رکھتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں رکھتے تھے۔ اور آج بھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہی مرتبہ اور مقام مانتے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام کی زندگی میں مانتے تھے۔ غیر مبایع بھائیوں کی اس غلطی کے ازالہ کے لئے اللہ تعالے نے ایک عجیب سامان پیدا فرمایا ہے۔

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے جہاں مولوی محمد علی صاحب کو ہزارہا روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج حلف دیا ہے۔ وہاں مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی ہزارہا روپیہ کے انعام کے ساتھ مطالبہ حلف کیا ہے۔ اس شہرہ آفاق مطالبہ حلف سے بچنے کے لئے جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب گول مول حلف اٹھایا کرتے ہیں۔ اور جناب سیٹھ صاحب کے مطلوبہ الفاظ میں قسم کھانے سے گریز کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اور بالکل اسی رنگ میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے گزشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مبہم سی حلف اٹھائی اور مطلوبہ الفاظ میں حلف اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اس مشابہت تامہ کے پیدا ہونے پر مولوی ثناء اللہ صاحب طبعی طور پر مولوی محمد علی صاحب کے ہمنوا بن گئے۔ چنانچہ اسی مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ۔

(الف) "میرے اور مولوی محمد علی صاحب کے عقیدے میں بہت فرق ہے مگر اس بات میں ہم دونوں متفق ہیں کہ مرزا صاحب نبی یا رسول نہیں تھے۔"

(ب) "میرے اور مولوی محمد علی صاحب کے حلف کا مضمون صرف اتنا ہی ہونا چاہیئے۔ **ما کان مرزا رسولًا ولا نبیًا**۔ اس سے زیادہ لمبی چوڑی باتیں کرنا اور حلف کا مضمون نیا نیا تجویز کرنا نئی شریعت بنانے کے برابر ہے۔" (اہلحدیث ۲۴ر جنوری ۱۹۴۷ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس اعلان پر غیر مبایعین غور کریں۔ کہ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں اور مولوی محمد علی صاحب "اس بات میں ہم دونوں متفق ہیں۔ کہ مرزا صاحب نبی یا رسول نہیں تھے" کیا یہ اتفاق غیر مبایعین کے لئے خوشی کا موجب ہے؟ کیا اس سے ہمارے اس بیان کی کھلی کھلی تائید نہیں ہو جاتی۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی پارٹی کو احمدیت سے دور اور غیر احمدی علماء کی آغوش میں لے جا رہے ہیں؟ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ اعلان انصاف پسند غیر مبایع دوستوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

(۲)

۱۹۰۴ء کی بات ہے جب خدا کا فرستادہ حضرت احمد علیہ السلام اس دنیا میں موجود تھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو حضور کے پاس بیٹھنے کی سعادت نصیب تھی۔ مولوی کرم الدین آف بھیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے دائر کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور ملزم عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور میں پیش ہوا کرتے تھے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب بطور گواہ اور بطور وکیل اس مقدمہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس مقدمہ میں استغاثہ کے گواہ تھے۔ اور مولوی محمد علی صاحب صفائی کے گواہ تھے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس موقعہ پر اپنے بیان میں کہا تھا۔ کہ

"مرزا صاحب ملزم کا دعوے نبوت میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔"

(مسل مقدمہ کارروائی ۱۲ر مئی ۱۹۰۴ء)

پھر بجواب جرح مولوی ثناء اللہ صاحب نے اقرار کیا کہ

"بعض نبی نئی شریعت لے کر آئے ہیں۔ اور بعض پہلی شریعت کے تابع آئے ہیں۔ مرزا غلام احمد کا دعوے غلط سا ہے۔ میں نے نہیں دیکھا۔ کہ اس نے یہ دعوے کیا ہے کہ میں شریعت لے کر آیا ہوں۔ جو شخص خدا کی طرف سے صرف منذر ہونے کا بطریق علماء کے دعوے کرے وہ نبی و رسول نہیں ہے۔ جو شخص الہام پا کر منذر ہونے کا دعوے کرے۔ اور نبوت کی لوازمات اپنی ساتھ ساتھ بتلائے۔ تو وہ نبی ہونے کا مدعی ہے ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم ستم و ز خداوند منذرم

اس شعر میں نئی شریعت والا رسول ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور ملہم و منذر ہونے کا دعوے کیا ہے۔ پیغمبر صاحب کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو دعوے کرے۔ وہ اس حدیث و آئت کے مطابق دین سے خارج ہے۔ اور جو ایسا عقیدہ رکھیں کہ ایسے نبی جو نئی شریعت نہ لائیں۔ پیغمبر صاحب کے بعد پیدا ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی دین سے خارج ہیں۔" (مسل موجودہ گورداسپور صفحہ ۲۲۸ و صفحہ ۲۲۹)

اسی مقدمہ میں بطور گواہ صفائی پیش ہو کر جناب مولوی محمد علی صاحب نے حلفیہ بیان کیا تھا کہ :-

(الف) "مکذب مدعیٔ نبوت کذاب ہوتا ہے مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔"

(ب) "مرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوے نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔"

(مسل مقدمہ ورق صفحہ ۳۶۲)

معزز ناظرین! ان دونوں مولوی صاحبان کے مندرجہ بالا حلفیہ بیانات سے یہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یقیناً دعوے نبوت غیر تشریعی فرمایا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں" **مرزا صاحب ملزم کا دعوے نبوت میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔**"

لیکن مولوی محمد علی صاحب کا بیان ہے کہ "**مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔**" گویا جب تک مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرید رہے۔ آپ کو صادق مدعی نبوت مانتے رہے۔ اور آپ کے نبی و رسول ہونے کا اقرار کرتے رہے مگر اب جبکہ مولوی ثناء اللہ صاحب برملا کہہ رہے ہیں۔ کہ "ہم دونوں متفق ہیں کہ مرزا صاحب نبی یا رسول نہیں تھے" مولوی محمد علی صاحب حضرت مرزا صاحب کے مرید نہیں رہے۔ بلکہ بقول خود زمرہ دشمنان میں شامل ہو گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب تو ۱۹۰۴ء میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی و رسول ہونے کے انکاری تھے۔ اور حضور علیہ السلام کے دشمن تھے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی اور رسول ہونے کے اقراری تھے۔ اور حضور علیہ السلام کے مرید تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد مولوی محمد علی صاحب میں یہ تغیر پیدا ہو گیا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مریدوں کی بجائے حضور کے دشمنوں سے مل گئے۔ اے کاش کہ مولوی محمد علی صاحب ۱۹۰۴ء کے ان ایام کو یاد کریں۔ جب انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس قول کی تردید کی تھی کہ "مرزا صاحب ملزم کا دعوے نبوت میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔" اور خود کہا تھا کہ "مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اسکو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔" ان بیانات کے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنفس نفیس کمرہ عدالت میں سامنے موجود تھے۔ اے کاش کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ان پر سعادت ایام کو یاد فرمائیں۔ اور اپنے سابقہ حلفیہ بیان کی طرف رجوع کریں۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دیں۔ کہ اب مولوی محمد علی صاحب میرے ساتھ متفق ہو گئے ہیں۔

اے اہل علم احمدیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا کان خبر بھی مرفوع ذا کرتی ہے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب پر بڑھاپے کا اثر ہے۔ یا یہ ذالک مبلغہم من العلم کی تصدیق ہے؟ (ابو العطاء)

کہ مرزا صاحب نبی یا رسول نہیں تھے

متذکرہ بالا موازنہ سے ایک افسوسناک امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب تو ہنوز اسی طرح منکر نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے جس طرح کہ پہلے ہی تھا۔ لیکن وہ مولوی محمد علی صاحب جن کے مذکورہ بالا حلفیہ بیان پر اسوقت غیر احمدیوں نے لکھدیا تھا کہ:۔

"سو اب اس مقدمہ میں ثابت صاف ظاہر ہو گئی کہ مرزا رسالت نبوت کا کھلے طور سے مدعی ہے۔ جیسا کہ فہرست عقاید تحریری بحث۔ مولوی محمد علی کی شہادت سے ثابت ہو گیا۔" (رسالہ مرزا قادیانی کا مقدمہ ص ۳۲)

آہ! وہی مولوی محمد علی صاحب آج جادہ استقامت سے منحرف ہو گئے ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب خوشی سے کہہ رہے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب پھسل کر ہم سے متفق ہو گئے ہیں۔ کیا غیر مبایعین دوست اس امر واقعہ پر ذرا بھی غور کریں گے

۳

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک اور مزیدار بات لکھی ہے لکھتے ہیں کہ:۔

"ہم دونوں کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ مرزا صاحب رسول نہیں تھے اب آیئے قرآن مجید کی تعلیم دیکھئے۔ یہودیوں عیسائیوں اور عرب کے مشرکوں وغیرھم کو مخاطب کرکے قرآن مجید کہتا ہے۔ یقول الذین کفروا لست مرسلاً۔ کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے۔ یہ قول کل کفار کا مشترک ہے ناظرین غور کریں۔ یہ آیت کیسے صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ میرے اور مولوی محمد علی صاحب کے حلف کا مضمون صرف اتنا ہی ہونا چاہیئے ما کان مرزا رسول اللہ ولا نبی۔"

(اہلحدیث ۱۲ جنوری ۱۹۴۷ء)

یہ اقتباس صاف بتا رہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جہاں اپنے آپ کو "الذین کفروا" کی ذیل میں تسلیم کیا ہے وہاں مولوی محمد علی صاحب کو اسی گروہ کا ایک فرد قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ دونو "لست مرسلاً" کہنے میں ہمزبان ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب کے علم کے اضافہ اور اہل ایمان کے ازدیاد ایمان کے لئے ذکر کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہاماً بتایا تھا کہ

(الف) ویقول العدو لست مرسلاً سناخذہ من مارن او خرطوم۔ کہ دشمن کہتا ہے کہ تو مرسل نہیں ہم اس کو ناک سے پکڑ لیں گے۔ یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا منہ بند کر دیں گے"

(تذکرہ ص ۳۵۴)

(ب) ویقولون لست مرسلاً قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم تؤمنون وہ کہتے ہیں کہ تو خدا کا رسول نہیں کہدے کہ میرے پاس اللہ تعالےٰ کی شہادت ہے کیا تم ایمان لاؤ گے؟

(تذکرہ ص ۴۵۵)

(ج) وقالوا لست مرسلاً قل کفی باللہ شھیداً بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب۔ کہ مستحق عذاب لوگ کہتے ہیں۔ کہ تو رسول نہیں ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالےٰ میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے نیز قرآن مجید کے حقیقی عالم بھی گواہ ہیں۔

(تذکرہ ص ۵۸۹)

(د) سیقول العدو لست مرسلاً سناخذہ من مارن او خرطوم و انا من الظالمین منتقمون۔ یعنی دشمن کہے گا کہ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہم اس کو ناک سے پکڑ لینگے یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ لینگے۔

(تذکرہ ص ۳۶۷)

ان الہامات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لست مرسلاً کہنے والے لوگ کون اور کیسے ہیں اور انکا انجام کیا ہوگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب تو کہ دینگے کہ میں ان الہامات کو نہیں مانتا اسلئے میں اس بُرے انجام سے نہیں ڈرتا مگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی کیا کہینگے وہ تو ان الہامات کے کلام ربانی ہونے کے قائل ہیں۔ اندریں حالات وہ کیوں پہلے لست مرسلاً کہنے والوں کے ساتھ ملکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو سمجھ دے۔ آمین ثم آمین خاکسار ابو العطاء جالندھری

نئے ارض وسما

یورپ وامریکہ میں تبلیغ اسلام چودہ اشخاص نے اسلام قبول کیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب فتح اسلام میں جو آپ کے دعوی مسیحیت و مہدیت کے ذکر کے لحاظ سے پہلی کتاب ہے فرماتے ہیں:۔

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں۔ بلکہ بہت قریب ہے۔ کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے"

چودہ امریکن کا قبول اسلام

مکرمی صوفی مطیع الرحمن صاحب شکاگو سے اپنی تازہ رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ سینٹ لوئیس شہر میں چند اشخاص عرصہ سے زیر تبلیغ تھے اور احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کر رہے تھے۔ انہیں مزید معلومات بہم پہنچانے اور قبول حق کی طرف رغبت دلانے کے لئے آپ سینٹ لوئیس گئے جو شکاگو سے تین سو میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی طرف ہے۔ وہاں پہنچکر آپ کو معلوم ہوا۔ کہ چند اشخاص داخل سلسلہ ہونے کے لئے تیار ہیں چنانچہ ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں صوفی صاحب نے اسلام اور احمدیت پر تقریر کی۔ اور احمدیت کی خصوصیات سے اور نظام سلسلہ اور چندوں وغیرہ کے متعلق انہیں بتایا اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے چودہ اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالےٰ انہیں اخلاص بخشے اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین

چندہ تحریک جدید

مرزا منور احمد صاحب پیٹسبرگ (امریکہ) سے لکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد تحریک جدید کے تیرھویں سال کے بارے میں موصول ہوا۔ جو احمدی دوستوں کو پہنچا یا گیا۔ گذشتہ سال کے وعدے ۲۲۸ ڈالر کے تھے۔ لیکن اس سال ۴۳۹ ڈالر کے ہوئے ہیں۔ زیادتی کی وجہ بعض نئے احمدی اور پہلے مخلصین کا اپنے گذشتہ سال کے وعدوں پر اضافہ ہے

روم (اٹلی) میں تبلیغ اسلام

ملک محمد شریف صاحب مجاہد اٹلی لکھتے ہیں کہ شہر روم کے مشرقی حصہ میں قریباً دو صد اٹالین عیسائیوں یہودیوں اور لامذہب لوگوں کو پندرہ مختلف مواقع پر پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ ٹریکٹ برائے مطالعہ دیئے گئے دس دفعہ سوالات کا موقعہ دیکر انہیں جوابات دیئے گئے۔ ان میں سے خاص قابل ذکر لوگوں میں سے نیپلز کے علاقہ کے بادسوخ ڈاکٹر ہیں۔ جنکا نام ڈاکٹر "یانونے" ہے دوسرے سابق شاہی خاندان کے ایک ممبر ایڈوکیٹ کارنیو ہیں جنکے مکان پر بعض معززین کو تبلیغ کی گئی۔

پلرمو دار الحکومت سسلی میں تبلیغ

مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل پلرمو دار الحکومت سسلی میں گئے تھے۔ جہاں انہوں نے گرجوں میں جاکر اور دوسرے مقامات پر پیغام حق پہنچایا اور کئی پادریوں کو بھی مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مژدہ سنایا آپ نے اس شہر کی تاریخی حیثیت بھی لکھی ہے جس میں سے چند فقرات درج ذیل ہیں۔

"پلرمو کی کل آبادی پانچ لاکھ کے قریب ہے ۲۵۴ء میں رومن نے اس پر قبضہ کیا۔ ۸۳۰ء میں عربوں نے سسلی کو فتح کرکے پلرمو دار الخلافہ بنایا ۱۰۷۲ء میں نارمنز نے اور ۱۱۹۴ء میں جرمنوں نے ہنری ششم کے عہد حکومت میں فتح کیا۔ اس عرصہ میں یہ شہر ترقی کر گیا۔ اسکی مشہور چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ایک بڑا کیتھیڈرل ہے جو پہلے شاہی مسجد تھی۔ نہایت بلند عالیشان خوبصورت کئی منزلوں کی عمارت ہے۔ اس میں بہت سے قدیم بادشاہوں کی قبریں ہیں دوسرے شاہی محل ہے یہ بھی عرب مسلمانوں کی سنہری یادگار ہے ایک یونانی چرچ کے پادری نے مدعو کیا جہاں میں دو ستون دیکھے جن پر کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اب تک کھدا ہوا موجود ہے پادری صاحب نے مجھے ایک بائبل کا نسخہ اور ایک رسالہ دیا جس کے دو ڈاکٹر ... نے انکو احمدیہ اسلام کی ایک کاپی اور ایک نسخہ Where did Jesus die دیا۔" اے فرزندان احمدیت خوش ہو جاؤ اور خوشی سے اچھلو

خانصاحب جناب مولوی سید ضیاء الحق صاحب کے مختصر حالات زندگی

بدنیا گر کسے پائندہ بودے - ابوالقاسم محمدؐ زندہ بودے

آہ افسوس اور صد افسوس کہ جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی مایہ ناز ہستی۔ بہادر۔ علم کا پہاڑ۔ اور ایمان کا ستون جماعت سونگڑہ کا روح رواں جناب مولوی ضیاء الحق صاحبؓ امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء کی شام کو بعمر ۶۷ سال وفات پاکر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنی زندگی میں تبلیغ کے بڑے بڑے کام سرانجام دئیے۔ اور آپ کی جدوجہد کے باعث اڑیسہ کے بعض مقامات پر احمدیت قائم ہوئی۔ آپ ملازمت کے دوران میں بھی تبلیغ کثرت سے کیا کرتے۔ جس کے سبب آپ کے خلاف رپورٹ گورنر تک پہنچائی گئی۔ اور آخر میں ملازمت سے برطرف بھی ہونا پڑا۔ مگر آپ نے تبلیغ کے کام کو نہ چھوڑا خدا کی شان کہ پھر سے وہی ملازمت آپ کو مل گئی۔

آپ میں تبلیغ کا ایک خاص جوش پایا جاتا تھا۔ اور جماعت کے ہر کام میں پیش پیش رہا کرتے تھے۔ آپ کے سبب سے اڑیسہ میں متعدد صوبائی کانفرنسیں ہوئیں۔ اور مبلغین سلسلہ کو مرکز سے منگوانے اور کانفرنس کے کام کو سرانجام دینے میں آپ بلند حوصلگی۔ کشادہ دل کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ حضور کے ہر ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنا قدم ہمیشہ آگے ہی رکھا۔ تحریک جدید دور اول میں آپ نے نمایاں طور پر حصہ لیا اور پورے دس سال کا شاندار وعدہ جو مبلغ بارہ سو دس روپیہ پر مشتمل تھا۔ اس کو پورا کیا۔ اسی طرح کالج فنڈ۔ چندہ منارۃ المسیح ہال اور چندہ تراجم قرآن کریم وغیرہ غرضیکہ ہر ہنگامی چندہ میں بھی آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ موصی بھی تھے۔ اس لئے اپنی زندگی میں آدھ حصہ جائداد بھی ادا کر چکے تھے۔ اسی طرح آپ نے ایک دفعہ یکمشت چندہ وصیت مبلغ چودہ سو روپیہ ادا کیا۔ دوران ملازمت میں جب آپ کٹک صدر کو گئے تو جماعت کے لئے حکام سے مل کر ایک ٹکڑہ زمین مقبرہ کے لئے حاصل کیا۔ اور اسی مقبرہ میں ایک تدفین کے موقعہ پر مخالفوں کا ایک کثیر ہجوم مسلح ہو کر مقبرہ پر چڑھ آیا۔ اور چاہتا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ احمدی کو اس میں دفن ہونے نہ دیں گے۔ اور تمام قبر کھودنے والوں کو بھی روک دیا۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ بہ سرِ بازار قبر کھودنے کے سامان ہاتھ میں لے کر چند احمدیوں کے ساتھ مقبرہ کی طرف چل پڑے۔ اور ڈپٹی کمشنر کو اطلاع دی کہ جلد ان ظالموں کا تدارک کریں۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر جو آپ کے اثر و رسوخ سے بخوبی واقف تھا فوراً وہاں جا پہنچا۔ اور گولی چلانے کی دھمکی دی۔ تو تمام میدان صاف ہو گیا۔ مزدور نہ ملنے کے باعث آپ نے قبر کھودنی شروع کی۔ اس طرح اس کام کو خیر و خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ ۱۹۲۵ء میں مخالفوں نے جماعت احمدیہ سونگڑہ پر شدت کی مخالفت شروع کی۔ جس کا آپ نے دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور جماعت کے وقار کو قائم رکھا۔ پھر ۱۹۳۵ء میں اسی جماعت پر ایک مخالفت کا طوفان اٹھا۔ جس کا مقابلہ آپ نے بہادری کے ساتھ کیا۔ اسی طرح پھر ایک مخالفت کا طوفان ۱۹۴۵ء میں نہایت ہی منظم طور پر اٹھا۔ اور ظالموں نے آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بھی کئے۔ چنانچہ مخالفوں کے ایک جم غفیر نے شام کے وقت اینٹ پتھر اور لاٹھی سے آراستہ ہو کر آپ کے مکان پر حملہ کیا۔ ایسے وقت میں جبکہ وہ لوگ آپ کے مکان پر خشت باری کر رہے تھے۔ آپ نے ان کو مخاطب کر کے کہا۔ تم آخر کیا چاہتے ہو؟ جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم آپ کا خون چاہتے ہیں چونکہ آپ چلنے پھرنے سے معذور تھے تاہم ان کا جواب سن کر آپ کے دل میں ایک جوش پیدا ہوا۔ اور جوانی کی سی لہر دوڑ گئی اور آپ نے کہا کہ ہاں میں بھی تو خون ہی ہونا چاہتا ہوں۔ مگر افسوس کہ یہ میری قسمت میں ہے۔ اور نہ ہی تم میں جرأت ہے۔

مرحوم پہلی دفعہ غالباً ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں قادیان تشریف لائے۔ اور کافی دیر تک دیار محبوب میں ٹھہرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے ہاں مسجد بھی ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ مسجدیں کثرت سے ہیں جن میں احمدی بھی اور غیر احمدی بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور کسی کی مجال نہیں کہ چوں چرا کر سکے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا کہ ایک وقت آئیگا جبکہ تم کو مسجد سے نکالا جائے گا۔ مرحوم یہ واقعہ بیان کرتے وقت آبدیدہ ہو جایا کرتے۔ اور کہتے کہ خدا کے مسیح کی بات آخر پوری ہو کر رہی۔ کیونکہ ہماری سخت مخالفت کی گئی۔ اور مسجد سے بھی نکالا گیا۔ آپ نے کئی دفعہ دیار محبوب کی زیارت کی۔ آخری زیارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پچیس ۲۵ سالہ جوبلی پر تھی۔ اس کے بعد آپ چلنے سے معذور ہو گئے مگر ہمیشہ تمنا رکھتے کہ پھر ایک دفعہ دیار محبوب کی زیارت نصیب ہو۔ اور حضرت امیر المومنین کے دعویٰ مصلح الموعود کے بعد یہ خواہش اور بھی بہت زیادہ موجزن ہوئی۔ مگر افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی۔ اور مولا حقیقی نے آپ کو اپنی زیارت کے لئے بلا لیا۔ آپ کی عہد امارت میں خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا اڑیسہ کی جماعت خدام الاحمدیہ کو ملا۔ یہ آپ کی ہی قوت قدسیہ کا نتیجہ تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے ہاتھ میں یہ جھنڈا جوبلی کے موقعہ پر عنایت فرمایا تھا۔ آپ گریجوایٹ ہونے کے باوجود عربی۔ فارسی۔ اڑیا۔ اردو میں کافی قابلیت رکھتے تھے۔ اور مولویوں سے کئی مناظرے بھی کر چکے تھے۔ ایک دفعہ قادیان سے واپسی پر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے بھی بحث و مذاکرہ ہوا۔ جب کبھی غیر احمدی علماء کا مرحوم سے واسطہ پڑا مرحوم ایسے دندان شکن جواب دیتے کہ وہ مونہہ تکتے رہ جاتے۔ اور ان سے کوئی جواب بن نہ پڑتا۔ آپ کیا بلحاظ علمیت۔ کیا بلحاظ قابلیت۔ کیا بلحاظ سیاست۔ اور کیا بلحاظ روحانیت۔ غرضکہ ہر فن میں بہت خوبیاں رکھتے تھے۔ منکسر المزاج خوش اخلاق ہونے کے علاوہ آپ بڑے مہمان نواز بھی تھے۔ اور ہر مخالفانہ غیرت بھی بے اندازہ رکھتے تھے۔

آپ جب گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہو کر واپس آئے تو تبلیغی جلسوں اور کانفرنسوں اور جماعت کے نظام کو قائم رکھنے میں بڑی تندہی سے کام کیا۔ چونکہ مرحوم کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لئے اپنی بیوی کی ہمشیرہ زادی کو اپنے گھر میں بچپن سے پال رکھا تھا۔ جس کی عاجز سے شادی کر کے عاجز کو بھی اپنے ساتھ ہی رکھ لیا۔ مگر جب عاجز نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی تو آپ نے خوشی خوشی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بلاوے پر عاجز کو قادیان روانہ کر دیا۔ اور آخری نصیحت آپ نے عاجز کو یہ کی کہ پہلے علم حاصل کرو۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔ اس کے بعد ریاضت ہے۔ عاجز جب مرحوم کی علالت کی خبر پاکر گھر خط لکھتا تو اس کے جواب میں تحریر فرماتے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے تم کو بلایا ہے وہ بڑا اہم کام ہے۔ اسی کو مدنظر رکھو۔ اور ہمارا خیال چھوڑ دو۔ ہماری محبت وعلالت کو دل سے بھلا دو۔

اخیر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور ان تمام جماعت اور احباب کا جنہوں نے مرحوم کی وفات پر اظہار ہمدردی اور تعزیت کے خطوط عاجز کو اور مرحوم کی بیوہ کو ارسال کئے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزا کہتے ہوئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ مرحوم کی بلندی درجات اور جماعت احمدیہ اڑیسہ کو اس تلافی عظیم کے نعم البدل کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں گے تا مولا کریم اس جماعت کو جو ۱۸۹۱ء سے قائم ہے۔ اور جس کے بارہ ۱۲ افراد کو صحابی ہونے کا فخر حاصل ہے (مگر افسوس ان بارہ میں سے اب صرف ایک صحابی رہ گئے ہیں۔) جماعت کو مشکلات اور مصائب سے محفوظ رکھے۔ خاص طور پر اس کی نصرت فرمائے۔ اور فتح و ظفر کے دن دکھلائے آمین۔ اللہم آمین۔

سید محمد موسیٰ واقف زندگی کٹکی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

اعلان برائے اضافہ حق مہر

میری شادی ۱۹۲۹ء میں مسمات زبیدہ بیگم کے ساتھ ہوئی تھی۔ برادری کے رواج کے مطابق چالیس روپے حق مہر مقرر ہوا تھا۔ لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم کے ماتحت حق مہر کی رقم خاوند کی حیثیت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اس لئے میں برضا و رغبت و بطیب خاطر اپنی مذکورہ بیوی کا حق مہر بجائے چالیس روپے کے مبلغ ۵ ہزار روپیہ مقرر کرتا ہوں۔ یہ رقم انشاء اللہ جلد از جلد ادا کر دونگا۔ فقط

محمد صدیق آف کلکتہ دار البرکات قادیان

(مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۴۷ء)

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں کوچنگ کلرکس اور گڈز کلرکس کی علیحدہ علیحدہ ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے امیدواروں کی طرف سے داخلہ کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ مندرجہ ذیل عارضی آسامیاں خالی ہیں:-

	کوچنگ کلرکس	گڈز کلرکس
ا۔ مسلمان	۶۵	۶۵
ب۔ سکھ۔ پارسی اور ہندوستانی عیسائی	۹	۹
ج۔ پسماندہ اقوام	۳	۳
د۔ غیر مخصوص	۲۸	۲۸

اگر ریزرو کوٹا کو پورا کرنے کے لئے مسلمان امیدواروں کی کافی تعداد نہ مل سکی۔ تو باقی آسامیاں غیر مخصوص سمجھی جائیں گی۔

نوٹ:- امیدواروں کو صاف طور پر اپنی درخواستوں میں اس خاص نوکری جس کے وہ امیدوار ہیں۔ تذکرہ کرنا چاہیئے۔

تنخواہ:- ٹریننگ کے عرصہ میں ۱۸ روپے ماہوار اور ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد اگر سروس میں رکھے گئے تو عارضی طور پر ۳۰ روپے ماہوار ۶۰-۴-۸۰-۵-۱۲۵ کے سکیل میں مع جنگی الاؤنس اور دیگر الاؤنس جو قواعد کے مطابق رائج ہیں دیئے جائیں گے۔

معیار قابلیت:- میٹرکولیشن کا امتحان یا سکنڈ ڈویژن میں اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں کیا جاتا ہو کسی مسلمہ یونیورسٹی سے پاس کیا ہو۔ یا جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر کا امتحان پاس ہو۔

عمر:- ۷ مارچ ۱۹۴۷ء کو ۱۸ اور ۲۲ سال کے درمیان اور پسماندہ اقوام کے لئے ۲۴ سال تک ہونی چاہیئے

درخواستیں مجوزہ فارموں پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے اسٹیشنوں سے مبلغ ایک روپیہ میں مل سکتے ہیں۔ سیکرٹری این ڈبلیو آر سروس کمیشن ۳ لارنس روڈ لاہور کو بھیجنی چاہئیں درخواستیں حاصل کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ہے

مزید تفصیلات کے لئے اپنے پتہ کا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیجکر سیکرٹری کو لکھیں:-

مکرم جناب شیخ عبدالرشید صاحب
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹالہ

تحریر فرماتے ہیں:-

میرے بھتیجے حفیظ الرحمٰن خان صاحب سلمہ اللہ کے ہاں متعدد بچے پیدا ہو کر فوت ہو گئے۔ ان کی کیفیت یہ تھی کہ گلے سڑے پیدا ہوتے اور نیم مردہ کی سی حالت ہوتی تھی۔ اور مر جاتے تھے۔ دواخانہ نورالدینؓ قادیان کی تیار کردہ

صندلین

استعمال کروائی گئی۔ جس کے استعمال سے خداوند شافی نے شفا عطا فرمائی۔ اور اب جو بچی پیدا ہوئی ہے۔ وہ بالکل صحیح وسلامت اور تندرست و توانا ہے۔ بچی کے والدین بے حد خوش ہیں۔ اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ الحمدللہ خاکسار:- محمد عبدالرشید

صندلین مکمل کورس -/۱/- ۸/ یکصد قرص -/-/۲

دواخانہ نورالدینؓ قادیان

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور (رجسٹرڈ) ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر جسم پر خارش دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور:- عرق نور عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اسمیں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کیجا سکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اسمیں خیال رکھا گیا ہے قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ:- **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں

(منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ)

روزانہ استعمال کی چیز پائیدار اور دیدہ زیب ہونی چاہیئے

سام ٹارچ

کی مقبولیت فقط اسی وجہ سے ہے **سام روز ٹ اینڈ کو قادیان**

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۳۰ جنوری۔ مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں کہا۔ گاندھی جی ان دنوں دیہات کا جو پیدل دورہ کر رہے ہیں اس سے لوگوں میں باہمی اعتماد پیدا کرنے میں مدد مل رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ گاندھی جی کی حفاظت کے لئے پولیس کا جو انتظام کیا گیا ہے۔ اسے ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

لندن ۳۰ جنوری۔ فلسطین کانفرنس میں مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے بتایا۔ کہ یہودی ایجنسی کے نمائندوں سے ان کی بات چیت ہو گئی۔ آپ نے برطانوی حکومت کی طرف سے فلسطین کے مسئلہ کو سلجھانے کے لئے مختلف تجاویز پیش کیں۔ اور اپنی مشکلات بتائیں۔ عرب نمائندوں نے اس امر پر زور دیا۔ کہ ان کی تجاویز نہایت مناسب اور انصاف کے مطابق ہیں۔ اس وقت تک کانفرنس میں جو کارروائی ہو چکی ہے اس پر غور کرنے کے لئے برطانوی اور عرب نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

لندن ۳۰ جنوری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں فلسطین کی تازہ گڑبڑ پر بحث ہوئی۔ مختلف ممبروں نے اس میں حصہ لیا۔

بیت المقدس ۳۰ جنوری۔ برطانوی افسروں کو اغوا کرنے کے سلسلے میں پولیس یہودی بستیوں کی تلاشی لینے میں مصروف ہے۔ یہودیوں کو اس سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج پانچ آدمیوں کو چھرا گھونپا گیا ہے۔ ایک شخص پولیس کی گولی سے ہلاک ہو گیا۔ تیزاب پھینکنے کی بھی کچھ وارداتیں ہوئیں۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج شام ہندوستان کے والیان ریاست اور ان کے وزراء کی ایک اہم کانفرنس ہوئی۔ جس میں ساٹھ سے زیادہ ریاستوں کے حکمران اور سو سے زیادہ وزراء شامل ہوئے۔ والیان ریاست کے چانسلر نواب صاحب بھوپال اس کے صدر تھے۔ آپ نے صدارت کرتے ہوئے کہا ریاستیں ملک کی سیاسی ترقی میں روکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتیں۔ بلکہ وہ ملکی ترقی میں حصہ لینا چاہتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے اس طرز عمل کی قدر نہیں کی جاتی۔ آپ نے کہا۔ دستور ساز اسمبلی نے پنڈت نہرو کی جو قرارداد منظور کی ہے۔ وہ وزارتی مشن کے منشاء کے خلاف ہے۔ اس میں اسمبلی اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ ریاست ٹراونکور کے دیوان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پنڈت نہرو کی قرارداد سے نہایت خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہندوستان کا آئندہ آئین تیار کرنے میں کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

مدراس ۳۰ جنوری۔ وزیر اعظم مدراس نے مدراس اسمبلی میں دو گھنٹے تک تقریر کی۔ اور پبلک سیفٹی آرڈیننس کی حمایت کی۔ آپ نے کہا صوبے میں کمیونسٹ وسیع پیمانے پر کسانوں کو بغاوت کرنے پر آمادہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ کئی مقامات پر انہوں نے فصلوں کو لوٹ لیا۔ اور زمینداروں کو زمین سے بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مالابار میں بھی کمیونسٹ کسانوں کو بغاوت پر اکسا رہے ہیں۔ اور وہ لوگ تلواروں اور برچھیوں سے مسلح ہو کر پولیس کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

آج کا خطبہ!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج کا خطبہ تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق ہے وعدہ کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہی ہے لیکن وعدے شاندار اور نمایاں اضافہ کے ساتھ ہوں۔ کیونکہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم اس کا مطالبہ کرتی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج کا خطبہ جلد سے جلد انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے پیش کیا جائیگا

(برکت علی خان وکیل المال تحریک جدید)

کراچی ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے سوا باقی تمام صوبائی مسلم لیگیوں اور ان کی ملحقہ شاخوں کے عہدیداروں کا سالانہ انتخاب مارچ سے قبل ہو جائے گا۔ پنجاب میں حالت سدھرنے پر انتخاب ہوگا۔

لاہور ۳۱ جنوری۔ گورنر پنجاب نے پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت یہ حکم دیا ہے۔ کہ دہلی کے مسلم لیگی انگریزی اخبار ڈان کا کوئی پرچہ پنجاب کی حدود میں نہ آئے جس میں پنجاب کی صورت حالات کے متعلق سرکاری بیان کے سوا کوئی اور رپورٹ شائع ہوئی ہو۔ یہ حکم پندرہ روز تک نافذ العمل رہے گا۔

امرتسر ۳۱ جنوری۔ کل سکھ پرتی ندھی بورڈ کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں ہندوستان کے آئندہ آئین میں سکھوں کے حقوق کے تحفظ کے سوال پر غور کیا گیا۔ اجلاس پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔

بمبئی ۳۱ جنوری۔ وزیر اعظم بمبئی نے ضلع ستارہ کا دورہ کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔ جس میں آپ نے کانگرس کی ۱۹۴۲ء کی تحریک میں ضلع ستارہ کے لوگوں نے جو حصہ لیا تھا۔ اس کی تعریف کی۔ آپ نے کہا ۴۲ء کی تحریک میں کام کرنے والے لوگوں کی قربانیاں بے کار نہیں گئیں۔ آپ نے مرنے والوں کے گھروں کو بھی دیکھا اور ان کے پسماندگان سے مناسب مدد دینے کا وعدہ کیا۔

کراچی ۳۱ جنوری۔ سندھ اسمبلی کا اجلاس ۱۷ فروری کو شروع ہوگا۔ اور امید ہے۔ کہ چھ ہفتے تک جاری رہے گا۔ اس سیشن میں تیس بل پیش کئے جائیں گے۔ جن میں سندھ میں علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کا بل بھی شامل ہے۔ گورنر سندھ نے سید میراں محمد شاہ کو عارضی طور پر اسمبلی کا سپیکر مقرر کیا ہے۔

بمبئی ۳۱ جنوری۔ بمبئی اسمبلی کا اجلاس ۱۰ فروری کو شروع ہوگا۔

کیپ ٹاؤن ۳۱ جنوری۔ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے۔ جس میں یہ سفارش کی گئی ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی سب نسلوں اور قوموں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کنونشن منعقد کیا جائے۔ جو باہم سمجھوتہ سے ملک کے لئے ایک آئین تیار کرنے کی کوشش کرے۔

لاہور ۳۱ جنوری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں مسلم لیگ کی نافرمانی کی مہم کے سلسلہ میں حالت کافی سدھر گئی ہے۔ گو مختلف مقامات پر مظاہرے ابھی جاری ہیں۔ لیکن حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

کراچی ۳۱ جنوری۔ کل مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک گھنٹہ تک مسٹر جناح سے ملاقات کی۔

میرٹھ ۳۱ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ضلع میرٹھ کے ایک گاؤں میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا تھا۔ جس میں دو اشخاص مارے گئے۔ اور چھ مجروح ہوئے۔ اب حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ حکومت نے اس گاؤں کے ہندوؤں پر پانچ ہزار روپیہ تعزیری جرمانہ کیا ہے۔ نیز پولیس چوکی [illegible] کر دی گئی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳۱ جنوری۔ سرحد اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر نے گورنر سرحد سے ملاقات کی۔

کراچی ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر اہم آئینی سوال کے متعلق متفقہ فیصلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ آج مسٹر لیاقت علی خان ورکنگ کمیٹی میں ایک قرارداد پیش کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ قرارداد میں وہی رائے ظاہر کی جائے گی۔ جس کا اظہار بعض ممبر پہلے ہی کھلے الفاظ میں کر چکے ہیں۔ لیگ کونسل کا اجلاس نہیں بلایا جائے گا۔ اس وقت تک اکثر ممبر پنجاب کے معاملہ میں زیادہ دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ وہ حکومت پنجاب کے خلاف سخت ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کمیٹی آف ایکشن کا اجلاس کل تین گھنٹے تک جاری رہا۔ آج پھر اجلاس ہوگا۔ جس میں پنجاب کے متعلق مسٹر غضنفر علی خان کو ہدایات دینے کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ کل کمیٹی آف ایکشن پنجاب کے متعلق آئینی رپورٹ ورکنگ کمیٹی کے سامنے رکھے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی پنجاب کے متعلق ایک قرارداد کے علاوہ بہار کے مظلوم مسلمانوں کے متعلق بھی ایک قرارداد پیش کرے گی۔ جس میں حکومت بہار سے یہ چار مطالبے کئے جائیں گے۔ (۱) فسادات کی تحقیقات کے لئے ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے (۲) مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے مناسب کارروائی کی جائے [illegible]